تزئین وآرائش کا تصوّر: اسلام اور یہودی تعلیمات کا تقابلی جائزہ

The Concept of Beautification: A Comparative Study of the Teachings of Islam and Judaism

مقالہ نگار: عنایت الرحمٰن

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

Anayat76@yahoo.com

معاون مقالہ نگار: ڈاکٹر کریم داد

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ABSTRACT

To look beautiful and charming is the nature of human being. This is because Allah almighty has created him with the finest body structure and aesthetic attribute. In the Holy Quran it is explained with term zīnat meaning decoration or beautification. Islam, being the religion agreeing with the natural phenomenon makes it compulsory to follow the instructions of cleanliness in every step of life. Moreover, it encourages making the things in its beautiful shape though with some restrictions. Referring to a Hadith of the Prophet (S.A.W), Allah almighty likes to see the impact of His reward on the appearance of His servants. It identifies the fact that decoration and beautification are not prohibited in Islam. Only the extravagance, deception and extraordinary exhibition are not allowed. The Holy Prophet of Islam (S.A.W) is commanded to express the Allah's blessings on him. Besides this, the other heavenly religions also recognise the importance of beauty. In Judaism, there is a clear consideration of beatification. It has also some boundaries mentioned in its sources. This study aims to compare the teachings of the both religions with respect to the concept of beatification.

***Keywords*:** Beauty, Heavenly religions, Deception, Arrogance, Extravagance.

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں سب سے افضل اور حسین بنایا ہے۔ فطری طور پر اس کے اندر حسین چیزوں سے پیار و محبت کا مادہ رکھا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''يٰبَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَكُلِّ مَسْجِدٍ وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَتُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَيُحِبُّ الْمُسْرِفِينَO قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِيَ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالْطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِي لِلَّذِينَ آمَنُواْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الآيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ''[1]

"اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوشنمائی کا سامان (یعنی پورا لباس جسم پر) لے کر آؤ، اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ کہو کہ آخر کون ہے جس نے زینت کے اس سامان کو حرام قرار دیا ہو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور (اسی طرح) پاکیزہ رزق کی چیزوں کو؟ کہو کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کو یہ نعمتیں جو دنیوی زندگی میں ملی ہوئی ہیں قیامت کے دن خالص ان ہی کے لیے ہوں گی۔ اسی طرح ہم تمام آیتیں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو علم سے کام لیں"۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ''۔[2] "بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں"۔ اسلام مردوں اور عورتوں دونوں کو تزئین وآرائش کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ اس امر میں اسلام نے عورتوں کو کسی قدر زیادہ رخصت دی ہے۔ عورتیں ریشمی لباس اور سونے کا زیور پہن سکتی ہیں لیکن مردوں پر یہ دونوں چیزیں حرام قرار دی گئیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَأُحِلَّ لِإُنَاثِهِمْ[3] "میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونے کا استعمال حرام کیا گیا ہے اور یہی اشیاء ان کی عورتوں کے لیے حلال کر دی گئی ہیں"۔ جیسے مردوں کے لئے زیب وزینت کا اختیار کرنا باعث کمال اور مستحسن امر ہے یوں ہی عورتوں کے لئے بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اسلام صرف تزئین وآرائش کا ہی درس نہیں دیتا بلکہ اس کے ساتھ اس نے معاشرے کے وسیع تر مفاد میں کچھ حدود و قیود بھی مقرر کر رکھی ہیں، جہاں کچھ امور کا حکم دیا گیا ہے وہیں کچھ امور سے منع بھی کیا گیا ہے۔ ایسے ہی کچھ امور کو جائز اور کچھ میں رخصت دی گئی ہے۔

عصر حاضر میں ان حدود و قیود کی وجہ سے صرف اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ یہودیت میں بھی تزئین وآرائش کے احکام مطلق نہیں ہیں، بلکہ حدود و قیود کے ساتھ ہیں۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اسلامی اور یہودی تعلیمات بابت تزئین وآرائش کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے، اور یہ بات واضح کی جائے کہ نہ صرف اسلامی تعلیمات میں حدود و قیود ہیں، بلکہ حدود و قیود یہودی مذہبی تعلیمات میں بھی موجود ہیں اور اسلامی تعلیمات میں زیادہ وسعت ہے۔

سابقہ تحقیقات

ایم فل کی سطح پر ''عورتوں کے لئے زیب وزینت کے شرعی احکام''[4] کے عنوان پر مقالہ لکھا گیا۔ اس مقالہ میں فقط خواتین

اور متعلقہ زیب و زینت کے مسائل اور شرعی احکام کا بیان ہے۔ ''خواتین کی زیب وزینت کے شرعی احکام اور ان کی سائنسی حکمتیں''[5] کے نام سے مفتی ضیاء الرحمٰن نے کام کیا جو کہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ جیسے کہ نام سے ظاہر ہے یہ علمی تحقیق صرف خواتین سے متعلق ہے اور اس میں یہودی تعلیمات کے ساتھ تقابلی جائزہ نہیں ہے۔ ''زیبائشِ نسواں''[6] نامی تحقیقی کام بھی موجود ہے۔ مذکورہ کتاب بھی صرف خواتین کی زیب وزینت سے بحث کرتی ہے۔ اس میں بھی صرف خواتین کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

محمد رضی الاسلام ندوی کی تصنیف ''پلاسٹک سرجری-اسلام کا نقطۂ نظر''[7] تحقیقی میدان میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس میں زینت کے صرف ایک پہلو کو سامنے لایا گیا ہے، زیب وزینت کی عمومی تصویر اس میں بھی موجود نہیں۔ اس کے علاوہ جتنا تحقیقی کام دیکھنے میں آیا ہے اس میں یا تو صرف خواتین سے متعلقہ زیب وزینت کے مسائل سے بحث کی گئی ہے یا اگر جزوی طور پر مردوں کے زیب وزینت سے بحث کی گئی ہے تو اس میں دیگر مذاہب کے ساتھ تقابلی جائزے سے احتراز کیا گیا ہے۔ امید واثق ہے کہ زیرِ نظر تحقیق اپنی اہمیت و نوعیت کے اعتبار سے انفرادیت کی حامل ہو گی اور علمی سرمائے میں ایک مفید اضافہ ثابت ہو گی۔

تزئین وآرائش کا تعارف

لفظ "تزئین" عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ ز-ی-ن ہے۔ یہ مجرد میں باب ''ضرب یضرب'' اور مزید فیہ میں باب "تفعیل"، "تفعُّل" اور "افتعال" سے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا معنٰی ہے خوبصورتی اختیار کرنا۔ اور زینت کا ضد لفظ "الشین" ہے، جس کا معنٰی ہے پراگندگی۔ یہ ایک ایسا جامع اسم ہے جو ہر اس چیز کو شامل ہے جس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے۔ اور یہ اسمِ مصدر بول کر اس سے مفعول مراد لیا جاتا ہے۔[8] قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: { ولا یبدین زینتھن }[9] "اور خواتین اپنی سجاوٹ اور کسی پر ظاہر نہ کریں"۔ امام طبریؒ (م 310ھ) نے اس آیت کی تفسیر میں زینت کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ مخفی جیسے خواتین کے لئے پازیب، کلائی بند، بالیاں اور ہار وغیرہ اور ظاہری جیسے لباس، ہتھیلیاں اور چہرہ۔[10]

امام راغبؒ (م 502ھ) فرماتے ہیں کہ زینت کا حقیقی معنٰی یہ ہے کہ انسان کے مختلف احوال ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی حالت میں پراگندہ نہ ہو۔ نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ اجمالی طور پر زینت کا تعلق تین چیزوں نفس، بدن اور خارج کے ساتھ ہے۔ زینتِ نفسی کی مثال علم اور درست عقائد، زینت بدنی کی مثال طاقت اور دراز قد اور زینتِ خارجی کی مثال مال و جاہ ہے۔[11]

قرآن کریم میں انسان کی فطری خوبصورتی کا ذکر اور زینت اختیار کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورت پیدا کیا ہے اور خوبصورتی اختیار کرنے کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے { لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ }[12] "یقیناً ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے"۔ اس آیت کی تفسیر میں امام ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں کہ احسن تقویم سے اعضاء میں تعدیل اور حسنِ صورت مراد ہے۔[13]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ زینت کو کس نے حرام قرار دیا ہے؟ { قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِيَ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ }[14] "کہو کہ آخر کون ہے

جس نے زینت کے اس سامان کو حرام قرار دیا ہو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے، اور اسی طرح پاکیزہ رزق کو بھی؟"۔

شریعتِ مطہرہ میں زینت اختیار کرنے اور بے حیائی کی ممانعت

احادیث مبارکہ میں تزئین وآرائش کا حکم دیا گیا ہے، لیکن بے حیائی سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ الآداب للبیهقي میں روایت ہے: قال ابن الحنظلية: إن رسول الله ﷺ قال لنا يوما: إنكم قادمون على إخوانكم، فأصلحوا لباسكم ورجالكم حتى تكونوا كأنكم شامة في الناس فإن الله لا يحب الفحش ولا التفحش. ورواه جعفر بن عون، عن هشام، وقال فيه: فأصلحوا نعالكم أو قال: رحالكم وأحسنوا لباسكم.[15]

"ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دِن ہم سے فرمایا: تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، لہٰذا اپنے لباس اور اپنے آدمیوں کو ٹھیک کرلو گویا کہ تم لوگوں میں بہت نمایاں افراد ہوں، پس بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور عمداً بے حیائی کو پسند نہیں کرتا"۔ اس روایت کو جعفر بن عونؒ نے ہشامؒ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ "تم اپنے جوتوں کو ٹھیک کرو یا یہ فرمایا کہ اپنی سواریوں کو درست کرلو اور اپنے لباس کی اصلاح کرلو"۔

سنت نبوی ﷺ میں زینت اختیار نہ کرنے پر شیطان کے ساتھ تشبیہ

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کی تشبیہ شیطان کے ساتھ دی ہے جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے ہوں: "عن عطاء بن يسار أنه أخبره أنه قال: كان رسول الله ﷺ في المسجد فدخل رجل ثائر الرأس واللحية، فأشار إليه رسول الله ﷺ بيده أن اخرج فأصلح رأسك ولحيتك. ففعل ثم رجع، فقال رسول الله ﷺ: أليس هذا خيرا من أن يأتي أحدكم ثائر الرأس كأنه شيطان[16]

"عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو ایک شخص داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اشارہ کیا کہ نکل جاؤ اور اپنے سر اور داڑھی (کے بالوں) کو درست کرلو۔ تو اس نے یہ کام کرلیا اور پھر واپس آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ حالت بہتر نہیں ہے بجائے اس کے کہ تم میں سے کوئی شخص اس حال میں آئے کہ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور شیطان کی طرح لگ رہا ہو"۔

استطاعت کے وقت جائز زینت بطورِ تحدیث نعمت اختیار کرنا

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا ہے تو مال کا اثر اس کے جسم پر بطورِ تحدیث نعمت ظاہر ہونا چاہیے: عن أبي الأحوص، عن أبيه، قال: أتيت النبي ﷺ في ثوب دون، فقال: ألك مال؟ قال: نعم، قال: من أي المال؟ قال: قد آتاني الله من الإبل، والغنم، والخيل، والرقيق، قال: فإذا آتاك الله مالا فلير أثر نعمة الله عليك، وكرامته[17]

"ابو الاحوص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے کپڑے میں

حاضر ہوا جو کہ اچھا نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا کہ ہاں، پھر نبی ﷺ نے پوچھا کونسا مال؟ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بھیڑ، گھوڑے اور غلام عطاء کیے ہیں۔ تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور احسان کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے"۔

لباس اور بالوں کی دیکھ بال

نبی کریم ﷺ نے بال اور کپڑے درست رکھنے کے بارے میں توجہ دلائی کہ بال درست اور کپڑے صاف ستھرے ہونے چاہیے: عن جابربن عبدالله، قال: أتانا رسول الله ﷺ فرأى رجلاشعثا قد تفرق شعره، فقال: أماكان هذا يجد مايسكن به شعره؟ ورأى رجلا آخر عليه ثياب وسخة فقال: أماكان هذا يجد مايغسل به ثوبه؟[18]

" جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے بالوں کو سنوار لے؟ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے شخص کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ اپنے کپڑے دھولے؟"۔

جمعہ کے دِن کی زینت اور گناہوں کی معافی

نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دِن تزئین وآرائش کو گناہوں کا کفارہ قرار دیاہے: عن أبي سعيدالخدري وأبي هريرة قالا: قال رسول الله ﷺ: من اغتسل يوم الجمعة، ولبس من أحسن ثيابه، ومس من طيب إن كان عنده، ثم أتى الجمعة فلم يتخط أعناق الناس، ثم صلى ما كتب الله له، ثم أنصت اذا خرج إمامه حتى يفرغ من صلاته، كانت كفارة لما بينها وبين جمعته التي قبلها[19]

"حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دِن غسل کرے اپنے اچھے کپڑے زیبِ تن کرلے اور خوشبو لگالے اگر اس کے پاس موجود ہو۔ پھر جمعہ کے لئے آجائے اور لوگوں کے گردنوں کے اوپر سے نہ گزرے پھر نفلی نماز پڑھ لی جو اس کے لئے لکھی گئی تھی، پھر خاموش رہا جب امام خطبے کے لئے نکلا یہاں تک کہ وہ شخص اپنی نماز سے فارغ ہوا، تو یہ اس کے لئے اِس جمعے اور گزشتہ جمعے کے مابین صادر ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے"۔

سنت نبوی ﷺ میں پانچ امور فطرت کا بیان

زینت سے متعلق کچھ امور ایسے ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے فطرت قرار دیاہے: عن أبي هريرة يبلغ به النبي ﷺ: الفطرة خمس أو خمس من الفطرة: الختان، والاستحداد، ونتف الإبط، وتقليم الأظفار، وقص الشارب[20]

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فطری امور پانچ ہیں یا پانچ امور فطرت میں سے ہیں: ختنہ

کرانا، زیرِ ناف کی صفائی، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کتروانا"۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعتِ مطہرہ میں تزئین وآرائش کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی گئی ہے بلکہ مرتّب ہونے والے اثرات کے پیشِ نظر حدود و قیود کے دائرے میں رہ کر اس کو اختیار کرنے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔

اسلام میں تزئین وآرائش اختیار کرنے کی حدود

قرآن کریم میں لفظ ''الزینة'' کی مختلف اطلاقی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔[21] لیکن ان میں عموم کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جب کہ اس بحث میں اسلامی نکتہ ءِ نظر سے تزئین وآرائش کی مخصوص پہلو ظاہری اور جسمانی آرائش کو زیرِ بحث لانا مقصود ہے۔

خوبصورت اور جاذبِ نظر آنا انسان کی فطری خواہش ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے افراط و تفریط سے پاک اور اعتدال پر مبنی ظاہری اور جسمانی تزئین وآرائش کو نہ صرف جائز قرار دیا ہے بلکہ معاشرے پر مرتّب ہونے والے اثرات کے پیشِ نظر حدود و قیود کے دائرے میں رہ کر اس کو اختیار کرنے کی تاکید بھی کی ہے۔ ظاہری اور جسمانی آرائش کے بارے میں قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَٰبَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ}[22] "اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوشنمائی کا سامان (یعنی لباس جسم پر) لے کر آؤ"۔ اگر ظاہری اور جسمانی تزئین وآرائش معاشرے میں بے حیائی کا سبب ہو تو شریعتِ مطہرہ میں نہ صرف ممنوع ہے بلکہ اس پر دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کی وعید بھی آئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: {إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لا تَعْلَمُون}[23]

"یاد رکھو! کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔ مسند احمد میں ہے: إن الله جميل يحب الجمال[24] "اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔

شریعتِ اسلامیہ میں تزئین وآرائش کے درجات

تزئین وآرائش اختیار کرنے کے حوالے سے شریعتِ مطہرہ میں تین درجات مقرر کیے گئے ہیں:

پہلا درجہ: فرض، واجب اور مسنون

پہلا درجہ جس میں تزئین وآرائش فرض، واجب یا مسنون ہے مثلاً لباسِ ساتر، غسل جنابت، وضو، غسلِ جمعہ و عیدین، خوشبو، مسواک، ناخن تراشنا اور زیرِ ناف بال صاف کرنا وغیرہ۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

لباس بطورِ نعمت

لباس تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: { وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُون}[25]

"اور تمہارے لئے ایسے لباس پیدا کیے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں، اور ایسے لباس جو تمہاری جنگ میں تمہیں محفوظ رکھتے ہیں، اس

طرح وہ اپنی نعمتوں کو تم پر مکمل کرتا ہے، تاکہ تم فرماں بردار بنو"۔

خواتین کے لیے باپردہ لباس کی فرضیت

شریعتِ مطہرہ میں خواتین کے لئے پردے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: { يَأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا }۔[26]

"اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیو اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں۔ اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، توان کو ستایا نہیں جائے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔

غسلِ جنابت کی فرضیت

غسلِ جنابت کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: { وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُواْ } [سورة المآئدة : 6] "اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارے جسم کو (غسل کے ذریعے) خوب اچھی طرح پاک کرو"۔

وضو کی فرضیت

وضو کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: { يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلوٰةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ }۔[27]

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک (دھولیا کرو) "۔

غسلِ جمعہ مسنون عمل

غسلِ جمعہ کے بارے میں حدیث نبوی (ﷺ) ہے: إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل[28] "جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لئے جائے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرلے"۔

دوسرا درجہ: قیود کے ساتھ مستحسن و محمود

جس میں تزئین وآرائش اختیار کرنا حدود و قیود کے ساتھ مستحسن اور محمود ہے۔ جس میں لباس کی خوبصورتی، بالوں کی آرائش اور خواتین کے لئے خاص طور پر شوہر کی خوشنودی کے لئے زیورات کا استعمال شامل ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

شوہر کی خوشنودی کے لیے ریشم اور سونے کے زیورات کے استعمال کا استحباب

خواتین کے لئے بطور زیب وزینت ریشم اور سونے کے زیورات کا استعمال شوہر کی خوشنودی کے لئے جائز اور مستحسن ہے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أحل لإناث أمتي الحرير والذهب، وحرم على ذكورها[29] "میری امت کی خواتین کے لئے ریشم اور سونا حلال قرار دیا گیا ہے۔ اور میری امت کے مردوں

کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے"۔

تیسرا درجہ: ممنوع اور حرام

جس میں وہ تزئین وآرائش شامل ہے جو کہ ممنوع اور حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ جس میں اسراف، تکبر، بے حیائی، دھوکہ، خلقت میں تبدیلی، داڑھی منڈوانا یا کتروانا، مرد کے لئے ریشم اور سونے کا استعمال، خواتین کا غیر مردوں کے لئے بناؤ سنگھار، مرد کا عورت کے ساتھ تشبہ اور عورت کا مرد کے ساتھ تشبہ یا غیر اقوام کے ساتھ تشبہ بالتخصیص اور زیب وزینت میں استعمال ہونے والی وہ اشیاء جو نجس العین اجزاء پر مشتمل ہوں۔

متکبرانہ لباس کی ممانعت

متکبرانہ لباس ناجائز اور ممنوع ہے۔ چنانچہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لا ينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاء[30]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو متکبرین کی طرح اپنا کپڑا کھینچتا ہے"۔

بے حیائی پر مبنی لباس اور بال رکھنے کی ممانعت

ایسا لباس جس میں بے حیائی ہو، ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صنفان من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات، رءوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة، ولا يجدن ريحها، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا[31]

"جہنمیوں کی دو قسمیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی بعد میں ہوں گی) ایک وہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے، اور دوسری وہ خواتین (جو کپڑے تو پہنتی ہیں) لیکن ننگی ہوں گی۔ یہ عورتیں دوسروں کو سیدھی راہ سے بہکانے والی ہیں اور خود بھی سیدھی راہ سے بہکی ہوئی ہیں اور ان کے سر بختی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے، یہ خواتین ہرگز جنت میں نہیں جائیں گی، بلکہ اس کی خوشبو تک نہیں پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور سے محسوس کی جاتی ہے"۔

دھوکہ دہی پر مبنی زینت اختیار کرنے کی ممانعت

ایسا بناؤ سنگھار کرنا یا بالوں کا کالے رنگ سے رنگنا جس سے دوسرا دھوکہ کھا جائے ممنوع اور ناجائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: من غشنا فليس منا[32] "جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

خلقت میں تبدیلی بطورِ زینت کی ممانعت

ایسی زینت اختیار کرنا جس میں اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی واقع ہو ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں: لعن النبي ﷺ الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة[33]

"نبی کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی (مصنوعی بال لگا کر لمبے کرنے والی) اور بال جڑوانے والی، اور گودنے والی (Tattooing) اور گودوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے"۔

جسم پر ٹیٹو بنانے، مصنوعی تِل بنانے، ابروؤں کے بالوں کو باریک بنانے اور بالوں میں بال جوڑنے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : لعنت الواصلة والمستوصلة، والنامصة والمتنمصة، والواشمة والمستوشمة، من غير داء. قال أبو داود: وتفسير الواصلة: التي تصل الشعر بشعر النساء، والمستوصلة: المعمول بها، والنامصة: التي تنقش الحاجب حتى ترقه، والمتنمصة: المعمول بها، والواشمة: التي تجعل الخيلان في وجهها بكحل أو مداد، والمستوشمة: المعمول بها.[34]

"لعنت کی گئی ہے اس خاتون پر جو بال جوڑے اور جڑوائے اور جو چہرے کے بال اکھیڑے اور اکھڑوائے اور جو بغیر کسی بیماری کے جسم گودے اور گدوائے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ''الواصلة'' سے مراد وہ عورت ہے جو دوسروں کے بال جوڑتی ہو۔ ''المستوصلة'' وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ ''النامصة'' وہ ہے جو ابروؤں کے بالوں کو نوچتی ہے اور انہیں باریک بناتی ہے۔ ''المتنمصة'' وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ ''الواشمة'' وہ ہے جو چہرے کی جلد پر سرمے یا سیاہی سے تِل وغیرہ بنائے۔ ''المستوشمة'' وہ ہے جو یہ کام کروائے"۔

داڑھی منڈوانے کی ممانعت

شریعتِ مطہرہ میں داڑھی رکھنا واجب اور اس کو منڈوانا حرام ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انهكوا الشوارب وأعفوا اللحى[35] "مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ"۔

غیر محرموں کے لیے بناؤ سنگھار کی ممانعت

عورت کا اپنے شوہر کے علاوہ غیر مردوں کے لئے بناؤ سنگھار اور اس کے اظہار کی ممانعت ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ: {وَلا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الأُولَى}[36] "اور (غیر مردوں) کو بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دکھایا جاتا تھا"۔

مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

شریعتِ مطہرہ میں ایسی زیب وزینت ممنوع ہے جس میں مرد کا عورت کے ساتھ تشبہ اور عورت کا مرد کے ساتھ تشبہ ہو۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لعن رسول الله ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال۔[37]

"رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں"۔

غیر اقوام کے شعار کو بطورِ زینت اپنانے کی ممانعت

زیب وزینت میں غیر اقوام کا شعار جو ان کے ساتھ مخصوص اور ان کی پہچان ہو، ممنوع اور ناجائز ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من تشبه بقوم فهو منهم[38] "جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا"۔

بناؤ سنگھار میں استعمال ہونے والی اُن اشیاء کی ممانعت جن میں نجس العین اجزاء کا استعمال ہو

زیب وزینت میں استعمال ہونے والی وہ اشیاء جو نجس العین اجزاء پر مشتمل ہوں ناجائز اور ممنوع ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
{قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ}[39]

"اے پیغمبر! ان سے کہو کہ مجھ پر جو وحی نازل کی گئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کا کھانا کسی کھانے والے کے لئے حرام ہو، الا یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ ناپاک ہے یا جو ایسا گناہ کا جانور ہو جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، ہاں جو شخص (ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر) انتہائی مجبور ہو جائے، جب کہ نہ وہ لذت حاصل کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہو، اور نہ ضرورت کی حد سے زیادہ بڑھے، تو بے اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔

بدائع الصنائع میں ہے کہ خنزیر اور اس کے تمام اجزاء نجس العین ہیں۔[40]

یہودیت اور تزئین وآرائش

ظاہری اور جسمانی تزئین وآرائش کے لئے عام طور پر یہودی مذہبی کتب میں لباس، زیورات، بناؤ سنگھار اور طہارت کا ذکر ملتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لباس

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم کتاب خروج میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کے لیے وہ ایک آسمانی رنگ کا جبہ بنادے تاکہ وہ پاک مقام میں خدمت کے وقت پہن سکے، جس کے درمیان گریبان ہو، اس کے ارد گرد بُنی ہوئی گوٹ ہو، اس کے دامن کے گھیر میں چاروں طرف آسمانی، ارغوانی اور سرخ رنگ کے انار بنے ہوں اور ان کے درمیان سونے کی گھنٹیاں لگے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم بھی دیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کی زینت کے لئے باریک کتان سے بنے عمامے، باریک کتان سے بنے چارخانوں والے کرتے، کمربند جس پر بیل بوٹے بنے ہوں اور زیرِ جامہ جو کمر

سے لے کر رانوں تک ہو بنادو۔[41]

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ لباس خاص قسم کا لباس تھا جو حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کے ساتھ بوقتِ عبادت مخصوص تھا چنانچہ کتاب خروج میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور ان کی اولاد کو خیمہ اجتماع کے دروازے پر غسل دیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو کرتہ، افود کا جبہ، سینہ بند، افود کاریگری سے بنا ہوا کمر بند، عمامہ جس کے اوپر مقدس تاج لگا ہوا ہو پہنا دیں اور ان کی اولاد کو سامنے لا کر ان کو کرتے اور پگڑیاں پہناؤ تاکہ کہانت کے منصب پر ہمیشہ ان کا حق رہے اور وہ اس کے لئے مخصوص ہوں۔[42]

عہد نامہ قدیم میں خواتین کے لئے لباس کے معاملے میں عورت کو مرد کے ساتھ اور مرد کو عورت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب استثناء میں ہے کہ: ''عورت مرد کا لباس نہ پہنے اور نہ مرد عورت کا کیونکہ جو ایسا کرتا ہے اُس سے خداوند تمہارا خدا نفرت کرتا ہے''۔[43]

کتاب استثناء میں خواتین کے لئے اوڑھنے کی چادر کی چاروں اطراف پر جھالر لگانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔[44] کتاب یسعیاہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلی معاشرے کی خواتین اوڑھنیاں، دوپٹے، سر بند اور برقعے وغیرہ بھی استعمال کرتی تھیں۔[45]

ایسا کپڑا پہننے سے بھی منع کیا گیا ہے جس میں دو اجزاء استعمال ہوئے ہوں۔ چنانچہ کتاب احبار میں ہے: ''اور نہ تجھ پر دو قسم کے ملے جُلے تار کا کپڑا ہو''۔[46]

زیورات

یہود کی مقدس مذہبی کتب میں ان زیورات کا تذکرہ ملتا ہے جو تزئین و آرائش کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ چنانچہ عہد نامہ قدیم میں متعدد زیورات کے نام اور زیور کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کئی الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ زیورات کے لئے عبرانی زبان کا لفظ خلی (نکتے والی خاء کے ساتھ) استعمال ہوا ہے، جس کا معنٰی ہے ''چمکایا ہوا'' اور ''پالش کیا ہوا'' اور اس سے زیور مراد ہے۔[47]

آرائش کے لئے عبرانی لفظ ''عدی'' استعمال ہوا ہے جس کا معنٰی ہے ''آراستہ کرنا''۔ کتاب یسعیاہ میں زیورات کی جامع فہرست کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ خروج، گنتی، حزقی ایل اور اپاکرفا کی میں بھی سامانِ تزئین و آرائش کا تذکرہ ملتا ہے۔[48]

کتاب مقدس کی عبارت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسرائیلی معاشرے میں سونے اور چاندی کے زیورات کا استعمال بطورِ تزئین عام تھا۔ مرد اور عورت دونوں کے لئے سونے اور چاندی کے زیورات کا استعمال جائز تھا اور پڑوسی ایک دوسرے کو بھی استعمال کے لئے دیتے تھے۔ کتاب خروج میں ہے: "اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں فرعون اور مصریوں پر ایک بلا اور لاؤنگا۔ اس کے بعد وہ تم کو یہاں سے جانے دے گا اور جب وہ تم کو جانے دے گا تو یقیناً تم سب کو یہاں سے بالکل نکال دے گا سو اب وہ تُو لوگوں کے کان میں یہ بات ڈال دے کہ اُن میں سے ہر شخص اپنے پڑوسی اور ہر عورت اپنی پڑوسن سے سونے چاندی کے زیور لے"۔[49]

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم سے اسرائیلی معاشرے میں استعمال ہونے والے زیورات اور لباس کے بارے میں یہ واضح ہوتا ہے کہ خواتین بطورِ تزئین و آرائش پازیب، جالیاں، بالیاں، نتھ، ہار، انگوٹھیاں، تاج، تعویز، عطردان، نفیس لباس، کتانی باریک لباس، اوڑھنیاں، دوپٹے، نقاب اور برقعے وغیرہ استعمال کرتی تھیں۔ چنانچہ کتاب یسعیاہ میں ہے: ''اور خُداوند فرماتا ہے کہ چونکہ صیون کی بیٹیاں متکبّر ہیں اور گردن کشی اور شوخ چشمی سے خرامان ہوتی ہیں اور اپنے پاؤں سے ناز رفتاری کرتی اور گھنگرو بجاتی جاتی ہیں اس لئے خداوند صیون کی بیٹیوں کے سر گنجے اور یہوواہ ان کے بدن بے پردہ کردے گا اس دن خداوند ان کے خلخال کی زیبائش اور جالیاں اور چاند لے لے گا اور آویزے اور پہنچیاں اور نقاب اور تاج اور پازیب اور پٹکے اور عطردان اور تعویز اور انگوٹھیاں اور نتھ اور نفیس پوشاکیں اور اوڑھنیاں اور دوپٹے اور کیسے اور آرسیاں اور باریک کتانی لباس اور دستاریں اور برقعے بھی اور یوں ہوگا کہ خوشبو کے عوض سڑاہٹ ہوگی اور پٹکے کے بدلے رسی گندھے ہوئے بالوں کی جگہ چندلاپن اور نفیس لباس کے عوض ٹاٹ اور حسن کے بدلے داغ تیرے بہادر تہ تیغ ہوں گے اور تیرے پہلوان جنگ میں قتل ہوں گے[50]''

تمثیلات، تشبیہات اور استعارات کسی بھی معاشرے کی تہذیب و ثقافت کی عکاس ہوتی ہیں۔ کتاب مقدس عہد نامہ قدیم کی ایک عبارت کی تمثیلاتی و تشبیہاتی عبارت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسرائیلی معاشرے میں دلہن خوب سجائی جاتی تھی۔ اور وہ سجاوٹ اس کی یادوں کا دائمی حصہ بن جاتا تھا۔ چنانچہ کتاب یرمیاہ میں ہے: ''اے اس پشت کے لوگو! خداوند کے کلام کا لحاظ کرو! کیا میں اسرائیل کے لئے بیابان یا تاریکی کی سرزمین ہوا؟ میرے لوگ کیوں کہتے ہیں ہم آزاد ہوگئے۔ پھر تیرے پاس نہ آئیں گے؟ کیا کنواری اپنے زیور یا دلہن اپنی آرائش بھول سکتی ہے؟ پر میرے لوگ تو مدتِ مدید سے مجھ کو بھول گئے''[51]

اسرائیلی معاشرے میں سامانِ زینت مثلاً خادم، پالتو جانور، سونا اور چاندی نعمتِ خداوندی اور برکت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اور نتھ اور کنگن بھی بطورِ زینت پہنے اور پہنائے جاتے تھے۔ چنانچہ کتاب پیدائش میں ہے: ''تب اس نے کہا: میں ابراہام کا خادم ہوں خداوند نے میرے آقا کو بڑی برکت دی ہے اور وہ بڑا دولت مند ہو گیا ہے، اس نے اس کو بھیڑیں اور مویشی، چاندی اور سونا، خادم اور خادمائیں، اور اونٹ اور گدھے دیئے ہیں میرے آقا کی بیوی سارہ کے بڑھاپے میں اس سے ایک بیٹا ہوا اور اسے اس نے سب کچھ دے رکھا ہے'' [52]

کتاب پیدائش میں اسی مضمون کے تحت ہے: ''میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس کی بیٹی ہے؟ اس نے مجھے کہا کہ میں بیتوایل بن نحور کی بیٹی ہوں اور اس کی ماں کا نام ملکاہ ہے۔ تب میں نے اس کی ناک میں نتھ اور اس کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے'' [53]

اس کے بعد ہے: ''جب ابراہام کے خادم نے ان کی باتیں سنیں تو اس نے زمین پر جھک کر خداوند کو سجدہ کیا تب اس خادم نے سونے اور چاندی کے زیورات اور لباس نکال کر ربقہ کو دیئے اور اس کے بھائی اور اس کی ماں کو بھی بیش بہا تحفے پیش کیے''[54]

تواریخ دوم میں ہے: ''اور جب یہوسفط اور اس کے لوگ اپنا مالِ غنیمت لینے کے لئے گئے تو انہیں لاشوں کے درمیان اس کثرت سے ساز و سامان اور کپڑے اور قیمتی اشیاء ملیں کہ وہ انہیں اٹھا کر لے جا بھی نہ سکتے تھے۔ اور مالِ غنیمت اس قدر زیادہ تھا کہ اسے اکٹھا کرنے میں تین دِن لگ گئے''[55]

کتاب ایوب میں ہے: ''یقیناً چاندی کی کان ہوتی ہے اور سونے کے لئے جگہ ہوتی ہے جہاں تایا جاتا ہے لوہا زمین سے نکالا جاتا ہے اور پیتل پتھر میں سے گلایا جاتا ہے انسان تاریکی کی تہہ تک پہنچتا ہے اور ظلمات اور موت کے سایہ کی انتہا تک پتھروں کی تلاش کرتا ہے آبادی سے دور وہ سرنگ لگاتا ہے، آنے جانے والوں کے پاؤں سے بے خبر اور لوگوں سے دور وہ لٹکتے اور جھولتے ہیں اور زمین اس سے خوارک پیدا ہوتی ہے اور اس کے اندر گویا آگ سے انقلاب ہوتا رہتا ہے اس کے پتھروں میں نیلم ہے اور اس میں سونے کے زرّے ہیں[56]''

کتاب امثال میں ہے: ''مبارک ہے وہ آدمی جو حکمت کو پاتا ہے اور وہ جو فہم حاصل کرتا ہے کیونکہ اس کا حصول چاندی کے حصول سے اور اس کا نفع کندن سے بہتر ہے وہ مرجان سے زیادہ بیش بہا ہے اور تیری مرغوب چیزوں میں بے نظیر اس کے داہنے ہاتھ میں عمر کی درازی ہے اور اس کے بائیں ہاتھ میں دولت و عزت[57]'' کتاب امثال میں دوسری جگہ ہے: ''دانا ملامت کرنے والے کی بات سننے والے کے کان میں سونے کی بالی اور کندن کا زیور ہے''[58]

کتاب یرمیاہ میں ہے: '' تب اے غارت شدہ! تو کیا کرے گی؟ اگرچہ تو لال جوڑا پہنے اگرچہ تو زریں زیوروں سے آراستہ ہو۔ اگرچہ تو اپنی آنکھوں میں سرمہ لگائے تو عبث اپنے آپ کو خوبصورت بنائے گی، تیرے عاشق تجھے حقیر جانیں گے وہ تیری جان کے طالب ہوں گے'' [59]

بناؤ سنگھار

اسرائیلی عہد میں خوشبو اور عطریات کے استعمال کا ذکر عہد نامہ قدیم میں ملتا ہے۔ ان کی تجارت بھی ہوتی تھی[60] اور لوگ اپنے کپڑوں پر بھی استعمال کرتے تھے۔[61] ہیکل کی مذہبی رسومات میں ان کا خاص مقام تھا۔[62] البتہ خروج کی ایک عبارت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کاہنوں کے لئے ایک مخصوص قسم کی خوشبو تیار کی جاتی تھی جس کا عام استعمال ممنوع تھا اور اگر کاہنوں کے علاوہ کوئی دوسرا اس کو استعمال کرتا تو اس کو اپنی قوم سے خارج کرنا لازمی تھا۔[63]

عہد نامہ قدیم میں سرمہ اور کاجل کے استعمال کا بھی ذکر ملتا ہے جس کے لئے عبرانی کے دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سرمے کے لئے ''پوک'' اور کاجل کے لئے 'کاخل' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔[64]

ملکہ ایزبل کے بارے میں ہے کہ اس نے سرمہ استعمال کیا۔[65] اور کتاب حزقی ایل میں ایک فاحشہ عورت پر تنقید کے ضمن ہے: ''تو نے غسل کیا اور آنکھوں میں کاجل لگایا اور بناؤ سنگھار کیا''[66]

عہد نامہ قدیم میں بال سنوارنے اور بنانے کا بھی ذکر ملتا ہے لیکن بالوں کی گول کٹنگ سے منع کیا گیا ہے۔[67] کتاب حزقی ایل میں حجام اور استرے کا ذکر موجود ہے۔[68] اور ملکہ ایزبل کے بارے میں سلاطین دوم میں ہے کہ اس نے سر کے بالوں کو سنوارا۔[69]

داڑھی کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں ہے کہ بنی اسرائیل پوری داڑھی رکھتے تھے، اس پر تیل لگاتے تھے اور اس کی دیکھ بال کرتے تھے۔[70] اور ان کو داڑھی نہ بگاڑنے کا حکم تھا۔[71] داڑھی کاٹنا اور نوچنا غم اور نوحہ کی علامت سمجھی جاتی تھی۔[72] داڑھی استرے سے صاف کرنا بے عزتی کی علامت سمجھتی جاتی تھی[73] اور داڑھی کی صفائی نہ کرنا اور اس کو میلا رکھنا پاگل پن کی علامت سمجھی جاتی تھی۔[74]

طہارت

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم میں طہارت کے احکام موجود ہیں چنانچہ کتاب احبار میں ہے کہ مرد اور عورت ازدواجی تعلق قائم کرنے کے بعد غسل کریں گے اور اس دِن شام تک ناپاک ہوں گے۔ اور اگر نطفہ کپڑے پر لگے تو اس کو دھویا جائے اور وہ کپڑا شام تک ناپاک ہو گا۔ اور جس عورت کو حیض آئے تو وہ سات دِن تک ناپاک رہے گی۔ اگر کوئی اس کو چھوئے تو وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔ اور حائضہ جس چیز پر لیٹے گی وہ چیز بھی ناپاک ہو جائے گی۔ اور جو شخص حائضہ کے بستر کو چھوئے گا تو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے کپڑے دھولے اور پانی سے غسل کرلے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اور مرد کو اگر انزال ہو جائے تو وہ غسل کرے گا اور شام تک ناپاک رہے گا۔[75]

تزئین وآرائش کے حوالے سے اسلامی اور یہودی تعلیمات کا تقابلی جائزہ

اسلام میں لباس

اسلامی تعلیمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ لباس میں بے حیائی نہ ہو اور صاف ستھرا ہو۔[76] اور اس میں تفاخر نہ ہو۔[77] اور مرد وعورت کا ایک دوسرے کے ساتھ تشبہ نہ ہو۔[78] اس کے علاوہ کوئی خاص قسم کا لباس مخصوص نہیں ہے، سوائے حج کے کہ اس میں مخصوص قسم کے لباس کا حکم ہے۔[79]

یہودیت میں لباس

یہودیت میں عبادت کے موقعے پر مخصوص لباس کا حکم دیا گیا ہے۔[80] جو کہ حضرت ہارون کے اولاد کے ساتھ ہے۔[81] اسی طرح حیاء پر مبنی لباس کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ اور مرد وعورت کا ایک دوسرے کے ساتھ تشبہ نہ ہو۔[82] حجاب پہننے کا بھی حکم ہے۔[83] اور جس کپڑے میں دو ملے جلے تار اور دھاگے استعمال ہوں اس کی ممانعت ہے۔[84]

تقابلی جائزہ

اسلامی تعلیمات میں لباس کے حوالے سے کوئی مخصوص نسل یا گرہ یا لوگ مخصوص نہیں ہیں، بلکہ اس میں عموم ہے۔ جب کہ یہودیت میں حضرت ہارون کی اولاد کو مخصوص لباس کا حکم ہے۔ اور ایسے کپڑے کے استعمال کی ممانعت ہے جس میں دو

مختلف قسم کے دھاگے استعمال ہوں۔اور اسلام میں ایک کپڑے میں دو مختلف قسم دھاگوں کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔اسی طرح اسلامی تعلیمات میں کوئی مخصوص لباس کا حکم نہیں ہے، بلکہ لباس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس میں بے حیائی نہ ہو اور اس کے ساتھ صاف ستھرا بھی ہو۔ لباس کے حوالے سے یہودیت اور اسلام میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ لباس حیادار ہونا چاہیئے۔اور مرد و عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ تشبہ نہ ہو۔ حجاب کا حکم یہودیت اور اسلام دونوں میں ہے۔

اسلام میں زیورات کے استعمال کا حکم

اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کے لیے زیورات کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔خواتین کے لیے ریشم اور چاندی کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔البتہ مردوں کو سونا اور ریشم استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[85]

یہودیت میں زیورات کے استعمال کا حکم

یہودیت میں بھی خواتین کے لیے مختلف قسم کے زیورات کے استعمال کو جائز قرار دیا گیا ہے۔البتہ مردوں کے لیے سونے اور ریشم کے استعمال پر پابندی نہیں ہے۔[86]

تقابلی جائزہ

اسلام اور یہودی تعلیمات کے مطابق زیورات کا استعمال خواتین کے لیے جائز ہے۔ البتہ اسلام میں مردوں پر ریشم اور سونے کے استعمال پر پابندی ہے۔

اسلام میں خوشبو کا استعمال

اسلامی تعلیمات کے مطابق خوشبو کا استعمال مسنون ہے۔[87] البتہ عورت کو خوشبو کے استعمال میں احتیاط کا حکم ہے کہ شوہر کی خوشنودی کے لیے تو اس کا استعمال جائز ہے، لیکن غیر مردوں کو راغب کرنے کے لیے جائز نہیں ہے۔[88]

یہودیت میں خوشبو کا استعمال

یہودیت میں خوشبو کا استعمال جائز ہے،[89] اس کی تجارت بھی جائز ہے۔[90] البتہ مذہبی طبقے کے لیے مخصوص قسم کی خوشبو تیار کی جاتی ہے، جو صرف ان کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی اور استعمال کرتا ہے، تو اس کو اپنی قوم سے خارج سمجھا جاتا ہے۔[91]

تقابلی جائزہ

دونوں مذاہب میں خوشبو کا استعمال جائز ہے۔البتہ اسلام میں مذہبی طبقے کے لیے کوئی مخصوص خوشبو استعمال کرنے کی قید نہیں ہے۔ بلکہ اس میں عموم ہے۔جب کہ یہودیت میں مذہبی طبقے کے کی مخصوص قسم کی خوشبو کا استعمال کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

اسلام میں بالوں کی دیکھ بال

اسلام میں نبی کریم ﷺ نے بالوں کو سنوارنے اور دیکھ بال کا حکم دیا ہے۔[92] اور قزع سے منع کیا گیا ہے۔ قزع سے مراد سر کے بعض بالوں کو کاٹنا اور بعض کو چھوڑ دینا ہے۔ جیسے موجود دور میں گول کٹنگ وغیرہ۔[93]

یہودیت میں بالوں کی دیکھ بال

یہودیت میں بھی بالوں کی دیکھ بال کا حکم ہے۔ اور گول کٹنگ سے منع کیا گیا ہے۔[94]

تقابلی جائزہ

اسلام اور یہودیت دونوں مذاہب میں بالوں کی دیکھ بال کا حکم ہے، جب کہ بعض بالوں کو کاٹنا اور بعض کو چھوڑ دینے کی ممانعت آئی ہے۔

اسلام میں داڑھی حکم

اسلام میں داڑھی بڑھانے کا حکم دیا اور مونچھیں کتروانے کا حکم ہے۔[95]

یہودیت میں داڑھی کا حکم

یہودی تعلیمات کے مطابق بھی داڑھی رکھنے کا حکم ہے،[96] اور اس کی دیکھ بال اور اس پر تیل لگانے کا حکم دیا گیا ہے۔[97]

تقابلی جائزہ

اسلام اور یہودیت دونوں میں داڑھی رکھنے اور اس کی دیکھ بال کا حکم دیا گیا ہے۔

اسلام میں طہارت کے احکام

اسلام میں غسلِ جنابت کو واجب قرار دیا گیا ہے۔ غسل کرنے کے بعد مکمل طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔[98]

یہودیت میں طہارت کے احکام

یہودیت میں غسلِ جنابت کے بعد بھی میاں بیوی اس دِن شام تک ناپاک رہتے ہیں۔ اور نطفہ کسی کپڑے پر لگ جائے، تو اس کو دھونے کے بعد بھی کپڑا شام تک ناپاک رہتا ہے۔ اور حائضہ عورت یا اس کے زیرِ استعمال بستر کے چھونے سے دوسرا شخص ناپاک ہو جاتا ہے، اور غسل کرنے کے بعد بھی شام تک ناپاک رہتا ہے۔ اسی طرح احتلام کے بعد غسل کرنے کے بعد بھی شام تک ناپاکی کا حکم ہے۔[99]

تقابلی جائزہ

طہارت کے احکام میں اسلام میں وسعت موجود ہے، مطلق طہارت کا حکم دیا گیا ہے، اور بے جا قیود عائد نہیں ہیں۔ جب کہ طہارت کے معاملے میں یہودی تعلیمات افراط پر مبنی ہیں۔

خلاصۃ البحث

لفظ ''الزینۃ'' لغۃً اور اصطلاحًا ایک ہی معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ اسم مصدر بول کر اس سے اسمِ مفعول مراد لیا جاتا ہے۔ اور یہ ہر اس چیز کو شامل ہے جس سے خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کی مختلف اطلاقی صورتیں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن اس بحث میں مقصود صرف ظاہری اور جسمانی زینت اور اس کے احکام ہیں۔ قرآن و سنت سے زینت و آرائش کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ شریعتِ مطہرہ نے نہ صرف زینت و آرائش کی حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کے پیشِ نظر حدود و قیود کے دائرے میں رہ کر اس کو اختیار کرنے کی تاکید بھی کی ہے۔ یہودیت مذہبی ادب عہد نامہ قدیم میں عام طور پر زینت و آرائش کے احکام کے حوالے سے چار چیزیں ملتی ہیں۔ لباس، زیورات، بناؤ سنگھار اور طہارت۔ مجموعی طور پر یہودیت اور اسلام میں خاص طور پر لباس کے حوالے سے اشتراک پایا جاتا ہے کہ حیادار اور ساترِ لباس ہونا چاہیے۔ مردانہ اور زنانہ لباس میں ایک دوسرے کے ساتھ تشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ اسلام اور یہودیت میں طہارت اور بناؤ سنگھار کے معاملے میں خوشبو کا استعمال، خواتین کے لئے زیورات کا استعمال اور سرمہ لگانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ بے حیائی پر مبنی لباس، داڑھی منڈوانا یا نوچنا اور سر کے بالوں کی گول کٹنگ ممنوع قرار دی گئی ہے۔ البتہ یہودیت میں ایسا لباس پہننا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے جس میں دو قسم کا دھاگہ استعمال کیا گیا ہو۔ اور مردوں کے لئے سونا اور ریشم کے استعمال کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جب کہ اسلام میں مردوں کے لئے سونے اور ریشم کا استعمال ممنوع ہے۔ اسلام میں ہر وہ زینت اختیار کرنا ممنوع ہے جس میں دھوکہ، خلقت میں تبدیلی، اسراف، تکبر، نمود و نمائش، بے حیائی، مرد و عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا، اور غیر مسلم اقوام کے شعار کو اپنانا شامل ہیں۔ بناؤ سنگھار کی چیزوں میں نجس العین اجزاء کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ یہودیت میں طہارت کے احکام میں بے جا سختی ہے۔ جب اسلام میں طہارت کے احکام میں اعتدال پایا جاتا ہے۔ زیورات کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں زیادہ تر استعارات، تشبیہات اور تمثیلات کا استعمال کیا گیا ہے جب کہ قرآن و سنت میں ان کے واضح اور غیر مبہم احکام موجود ہیں۔ زینت و آرائش کے بارے میں قرآن و سنت میں تین درجات مقرر ہیں۔ پہلا درجہ فرض، واجب اور مسنون ہے۔ دوسرا درجہ مندوب و مستحسن ہے۔ جب کہ تیسرا درجہ حرام اور ممنوع ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] سورۃ الاعراف7 : 31،32

[2] القشیری، مسلم بن حجاج، ابوالحسن(م261ھ) صحیح مسلم کتاب الایمان ج1ص93طن، بیروت: دار الاحیاء التراث العربی س طن

[3] محمد بن عیسی الترمذی(م279ھ) سنن الترمذی کتاب اللباس ج4ص217ط،ن بیروت: دار احیاء التراث العربی س طن

[4] سبین اکبر، عورتوں کے لئے زیب وزینت کے شرعی احکام نگران تحقیق: ڈاکٹر محمد عبد العلی اچکزئی، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ، سن تکمیل:2012ء

[5] مفتی ضیاء الرحمٰن، خواتین کی زیب وزینت کے شرعی احکام اور ان کی سائنسی حکمتیں لاہور: مکتبہ الحرمین، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، مارچ2009ء

[6] محمد بن عبد العزیز المسند، زیبائش نسواں، کراچی: دار الاشاعت، آرام باغ، 2003ء

[7] محمد رضی الاسلام ندوی، پلاسٹک سرجری-اسلام کا نقطۂ نظر-ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ

[8] الحنفی، زین الدین، محمد بن ابو بکر، ابو عبد اللہ (م666ھ) مختار الصحاح، مادہ ز-ی-ن، ص139، الطبعۃ الخامسہ، المکتبۃ العصریۃ1420ھ- بیروت- الافریقی، منظور(ابن) محمد بن مکرم(م711ھ) لسان العرب، فصل الزائ، مادہ زین، ج13ص202، الطبعۃ الثالثہ، بیروت، دار صادر1414ھ

[9] النور:31

[10] الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر(م310ھ) جامع البیان عن تاویل آی القرآن ج17ص256تا264، الطبعۃ الاولی، دار الھجر1422ھ-بیروت-

[11] اصفہانی، راغب، حسین بن محمد، (م502ھ) المفردات فی غریب القرآن مادہ زین، ج1ص388، الطبعۃ الاولی، دار القلم1412ھ- بیروت-

[12] التین:4

[13] جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ج24ص510

[14] الاعراف:32

[15] بیہقی، احمد بن حسین، ابو بکر(م458ھ) الآداب، باب من احب ان یکون ثوبہ حسنا ج1ص200، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ1408ھ-بیروت-

[16] الآداب للبیہقی، باب فی اکرام الشعر وتدھینہ واصلاحہ، ج1ص229

[17] سجستانی، سلیمان بن اشعث، ابوداؤد(م275ھ) سنن ابی داؤد، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان ج6ص 169، الطبعۃ الاولی، دار الرسالۃ العالمیۃ 1430ھ-بیروت-

[18] سنن ابی داؤد، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ج6ص168

[19] سنن ابی داؤد، باب فی الغسل للجمعۃ، ج1ص257

[20] سنن ابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ج6ص262

[21] آل عمران:14

[22] الاعراف:31

[23] النور:19

[24] مسند احمد: مسند عبداللہ بن مسعود، ج3ص338

[25] النحل: 81

[26] الاحزاب: 59

[27] سورۃ المائدۃ: 6

[28] بخاری (امام) محمد بن اسمٰعیل، ابوعبداللہ (م256ھ) الجامع الصحیح، باب فضل الغسل یوم الجمعۃ، ج2ص2، الطبعۃ الاولی، دار الشعب 1404ھ۔ القاہرہ

[29] مسند احمد، حدیث ابو موسی الاشعری، ج32ص266

[30] القشیری، مسلم بن حجاج، ابوالحسن (م261ھ) صحیح مسلم: اللباس والزینۃ، ج3ص1651طن، دار الاحیاء التراث العربی۔ بیروت۔ س طن

[31] صحیح مسلم باب النساء الکاسیات العاریات، ج3ص1680

[32] صحیح مسلم باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، ج1ص99

[33] صحیح بخاری، باب المستوشمۃ، ج7ص214

[34] سنن ابی داؤد، باب فی صلۃ الشعر، ج6ص246

[35] صحیح بخاری، باب اعفاء اللحی، ج7ص206

[36] الاحزاب: 33

[37] صحیح بخاری، باب المتشبھین بالنساء والمتشبھات بالرجال، ج7ص205

[38] سنن ابی داؤد، باب فی لبس الشھرۃ، ج6ص144

[39] الانعام: 145

[40] الکاسانی (علاؤ الدین)، ابو بکر بن مسعود (م587ھ) بدائع الصنائع، فصل فی الطھارۃ الحقیقۃ، ج1 ص 63، الطبعۃ الثانیۃ، دار الکتب العلمیۃ 1406ھ۔ بیروت۔

[41] کتابِ مقدس، کتاب خروج باب28 فقرہ1 تا42، طن، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی1943ء۔ انار کلی لاہور

[42] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، خروج باب29 فقرہ3تا10

[43] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، استثناء باب22 فقرہ5

[44] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، استثناء باب22 فقرہ12

[45] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، یسعیاہ باب3 فقرہ18تا19

[46] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب19 فقرہ19

[47] خیر اللہ، ایف۔ ایس، قاموس الکتاب، زیوراتِ بائبل ص485، طن، مسیحی اشاعت خانہ، 36فیروز پور روڈ1993ء۔ لاھور

[48] قاموس الکتاب، زیوراتِ بائبل، ص485تا486

[49] کتابِ مقدس، خروج، باب11 فقرہ1تا3

[50] کتاب مقدس، یسعیاہ، باب3 فقرہ16تا26

[51] کتاب مقدس، یرمیاہ باب 2 فقرہ 31 تا 32

[52] کتاب مقدس، پیدائش باب 24 فقرہ 34 تا 36

[53] کتاب مقدس، پیدائش باب 24 فقرہ 47 تا 48

[54] کتاب مقدس، پیدائش باب 24 فقرہ 52 تا 53

[55] کتاب مقدس، تواریخ دوم باب 20 فقرہ 25

[56] کتاب مقدس، ایوب باب 28 فقرہ 1 تا 6

[57] کتاب مقدس، امثال باب 3 فقرہ 13 تا 16

[58] کتاب مقدس، امثال باب 25 فقرہ 12

[59] کتاب مقدس، یرمیاہ باب 4 فقرہ 30

[60] کتاب مقدس، پیدائش باب 37 فقرہ 25

[61] کتاب مقدس، آستر باب 2 فقرہ 12

[62] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، تواریخ اول باب 9 فقرہ 29

[63] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، خروج باب 30 فقرہ 30 تا 38

[64] قاموس الکتاب: حسن افروز اشیاء اور عطریات ج 1 ص 327

[65] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، سلاطین دوم باب 9 فقرہ 30

[66] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، حزقی ایل باب 23 فقرہ 40

[67] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب 19 فقرہ 27

[68] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، حزقی ایل باب 5 فقرہ 1

[69] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، سلاطین دوم باب 9 فقرہ 30

[70] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، زبور باب 133 فقرہ 2

[71] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب 19 فقرہ 27

[72] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، یسعیاہ باب 15 فقرہ 2

[73] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، یسعیاہ باب 50 فقرہ 6۔ سموئیل دوم باب 10 فقرہ 4

[74] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، سموئیل اول باب 21 فقرہ 13 تا 14

[75] کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب 15 فقرہ 18 تا 32

[76] سنن ابی داؤد، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان ج 6 ص 168

[77] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم: اللباس والزینۃ، ج 3 ص 1651۔

[78] صحیح بخاری، باب المتشبھین بالنساء والمتشبھات بالرجال، ج 7 ص 205

[79]الاعراف7 :26

[80]کتابِ مقدس، کتاب خروج باب28 فقرہ1تا42۔

[81]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، خروج باب29 فقرہ3تا10

[82]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، استثناء باب22 فقرہ5

[83]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، یسعیاہ باب3 فقرہ18تا19

[84]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب19 فقرہ19

[85]سنن الترمذی، کتاب اللباس ج4ص217

[86]کتابِ مقدس، خروج باب11 فقرہ1تا3

[87]الجامع الصحیح للبخاری، باب الطیب فی الراس واللحیۃ، ج7ص210

[88]سنن أبی داود، باب فی المراۃ تطیب للخروج، 4 :79

[89]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، آستر باب2 فقرہ12

[90]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، پیدائش باب37 فقرہ25

[91]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، خروج باب30 فقرہ30تا38

[92]سنن ابی داؤد، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ج6ص168

[93]صحیح مسلم، باب کراھیۃ القزع،3: 1675

[94]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب19 فقرہ27

[95]صحیح بخاری، باب اعفاء اللحی ج7ص206

[96]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب19 فقرہ27

[97]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، زبور باب133 فقرہ2

[98]سورۃ المآئدۃ:6

[99]کتاب مقدس عہد نامہ قدیم، احبار باب15 فقرہ18تا32